زکوٰۃ صرف رمضان میں ہی نکالنا ضروری ہے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: LHR: 12783 تاریخ:18-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد رمضان المبارک میں اپنے اموال کی زکوۃ نکالتی ہے۔ پوچھنا یہ تھا کہ کیا زکوٰۃ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شریعت اسلامیہ کی رو سے ہر شخص جس اسلامی مہینے کی جس تاریخ کو جس وقت صاحبِ نصاب ہوا اور پھر اس پر اسلامی سال گزر گیا، تو اگلے سال جب وہی اسلامی مہینے کی وہی تاریخ آئے گی، تو اس پر فوراً زکوٰۃ کی ادائیگی لازم ہو گی۔ مثلاً: ایک شخص 15 شعبان کو صبح دس بج کر پندرہ منٹ پر صاحبِ نصاب ہوا، اب اگلے سال جب 15 شعبان کو صبح دس بج کر 15 منٹ ہوں گے، تو اس پر فوراً زکوۃ کی ادائیگی کرنا لازم ہو گی اور اگر یہ شخص اپنی زکوٰۃ اگلے سال 15 شعبان کی بجائے یکم رمضان کو دے گا، تو گنہگار ہو گا کہ جب زکوٰۃ کا سال مکمل ہو جائے، تو فوراً زکوۃ دینا واجب اور اس میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ لیکن اگر اسی سال وہ یکم رمضان کو پیشگی زکوۃ دیتا ہے تو یہ جائز ہے جبکہ سال کے اختتام پر صاحب نصابِ رہے اور درمیان میں نصاب بالکل ختم نہ ہو۔

البتہ یہ یاد رہے کہ اگر کسی شخص کا اسلامی سال شوال یا ذیقعدہ میں پورا ہو رہا ہے اور وہ رمضان

المبارک میں زکوۃ ادا کرتا ہے، تو یہ بلاشبہ جائز بلکہ افضل ہے کہ رمضان المبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ نیز عند الشرع بھی زکوٰۃ کی ادائیگی سال مکمل ہونے سے پہلے یا پورے سال میں تھوڑی تھوڑی کر کے دینا جائز ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ اسلامی ماہ کی جس تاریخ کو سال مکمل ہوتا ہے اس وقت تمام سال کی پیشگی ادا کی ہوئی زکوٰۃ کا حساب کرے اور جتنی پیشگی زکوۃ ادا کر چکا ہے اگر وہ فرض زکوٰۃ کے برابر ہی بنتی ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کم ہو، تو جتنی بقایا ہے اتنی ادا کر دے اور اگر زائد ادا کر دی تو اب اسے اگلے سال کی زکوٰۃ میں شامل کر لے، جبکہ سال کے اختتام پر صاحب نصاب رہے اور درمیان میں نصاب بالکل ختم نہ ہوا ہو۔

نوٹ:

صاحب نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس حاجت اصلیہ سے زائد 52.5 تولے (612.36 گرام) چاندی یا اس کی مالیت کے برابر مال ہو۔ 52.5 تولے چاندی کی مالیت 18 جنوری 2025ء کو تقریباً 170000 روپے بنتی ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”ولا تجب إلا على الحر المسلم العاقل البالغ إذا ملك نصابا خاليا عن الدين فاضلا عن حوائجه الأصلية ملكا تاما في طرفي الحول“ ترجمہ: ہر آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان شخص جب ایسے نصاب کا سال کے ابتدا اور انتہا میں کامل طور پر مالک ہو جو قرض اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔

(الاختيار لتعليل المختار، كتاب الزكاة، ج1، ص99، مطبعة الحلبي، قاهره)

در مختار میں ہے: "شرط افتراض أدائها حولان الحول وهو في ملكه" ترجمہ: ادائیگی زکوۃ کے فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ مال ملکیت میں ہوتے ہوئے سال گزر جائے۔

(ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الزكاة، ج2، ص267، دارالفكر، بيروت)

سال مکمل ہونے پر فی الفور زکوۃ ادا کرنا لازم ہے چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”تجب على الفور

عند تمام الحول حتی یأثم بتاخیرہ من غیر عذر"ترجمہ:سال پورا ہونے پر زکوٰۃ (کی ادائیگی) فی الفور واجب ہو جاتی ہے حتّٰی کہ بغیر عذر تاخیر سے گناہ ہوگا۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الزکاۃ،ج1،170، دارالفکر،بیروت)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:"اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی ، تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہو گی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہبِ صحیح و معتمد و مفتی پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعثِ گناہ۔" **(فتاوی رضویہ،ج10،ص76،رضافاؤنڈیشن لاھور)**

سال مکمل ہونے سے پہلے زکوۃ دینے سے متعلق کنزالدقائق میں ہے:"ولو عجل ذو نصاب لسنین أولنصب صح"ترجمہ:اگر صاحب نصاب شخص نے کئی سالوں کی یا کئی نصابوں کی زکوۃ پہلے ادا کر دی،تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کے جز"ذو نصاب" کے تحت فرماتے ہیں :"قیدبقولہ:ذونصاب لأنہ لو عجل قبل أن یملک تمامہ ثم تم الحول علی النصاب لا یجوز، وفیہ شرطان آخران أن لا ینقطع النصاب في أثناء الحول، وأن یکون کاملا في آخرہ"ترجمہ:مصنف علیہ الرحمۃ نے قید لگائی کہ وہ صاحبِ نصاب ہو،کیونکہ اگر اس نے نصاب مکمل ہونے سے پہلے ہی زکوۃ ادا کر دی اور پھر اس نصاب پر سال گزرا تو یہ جائز نہیں (یعنی وہ پیشگی والی زکوۃ ادا نہ ہوئی)اور پھر اس میں دو شرطیں ہیں وہ یہ کہ دورانِ سال نصاب منقطع نہ ہو اور یہ کہ سال کے آخر تک نصاب مکمل ہو۔

(البحرالرائق شرح کنزالدقائق،ج2،ص241،دارالکتاب الاسلامی)

پیشگی زکوۃ دینے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"جب سال تمام ہو فوراً فوراً پورا ادا کرے، ہاں اوّلیّت چاہے تو سال تمام ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرے،اس کے لیے بہتر ماہِ مبارک رمضان ہے جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستّر فرضوں کے برابر۔" **(فتاویٰ رضویہ،ج10،ص183،رضافاؤنڈیشن،لاھور)**

ایک دوسرے مقام پر ہے: ”جس دن تاریخ وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہُوا جب تک نصاب رہے وہی دن تاریخ وقت جب آئے گا اُسی منٹ حولانِ حول ہوگا اس بیچ میں جو اور روپیہ ملے گا اُسے بھی اسی سال میں شامل کرلیا جائے گا اور اسی حولان کو اُس کا حولان مانا جائے گا اگرچہ اسے ملے ہوئے ابھی ایک ہی منٹ ہُوا، حولانِ حول کے بعد ادائے زکوۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا گنہگار ہوگا، ہاں پیشگی دینے میں اختیار ہے کہ بتدریج دیتا رہے سال تمام پر حساب کرے اس وقت جو واجب نکلے اگر پُورا دے چکا بہتر، اور کم ہو گیا ہے تو باقی فوراً اب دے، اور زیادہ پہنچ گیا تو اُسے آئندہ سال میں مُجرا لے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج10، ص202، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

17 رجب المرجب 1446ھ/18 جنوری 2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے